خطبہ جمعہ

یہ رسول اللہ کی صحبت کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ثبات قدم اور استقلال تھا

اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت آئے ۔ چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذاہب پر غالب کر کے دکھاؤں

(سنہ ۱۹۰۰ء کے آخری جمعہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ خطبہ جمعہ کے بعض اقتباسات کے حوالہ سے جماعت کو نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۹؍دسمبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۹؍فتح ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ.وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. وَّآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾۔(سورة الجمعة آيات ۳،۴)

ان آیات کا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

آج ۲۹؍دسمبر کو اس صدی کا آخری جمعہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں گزشتہ صدی کا آخری جمعہ ۲۸؍دسمبر کو تھا۔ پس اسی نسبت سے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات جو اس جمعہ کے دن حضور نے فرمائے تھے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ لمبے اقتباسات تھے ان میں سے کتر بیونت کر کے مضمون کو تسلسل میں رکھتے ہوئے تو مختصر کر دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی قوت قدسی کے کامل اور سب سے بڑھ کر ہونے کا ایک اور ثبوت ہے کہ آپؐ کے تربیّت یافتہ گروہ میں وہ استقلال اور رسوخ تھا کہ وہ آپؐ کے لئے اپنی جان مال تک دینے سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے"۔ یعنی جان و مال سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے یعنی علی الرغم دشمن کے ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔...... "غرض رسُول اللہ ﷺ کی رحیمیّت کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ثبات قدم اور استقلال تھا۔ پھر مالكِ یوم الدین کا عملی ظہور صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کی زندگی میں یہ ہوا کہ خدا نے اُن میں اور اُن کے غیروں میں فرقان رکھ دیا۔ جو معرفت اور خدا کی محبت دنیا میں اُن کو دی گئی، یہ ان کی دنیا میں جزا تھی۔ اب قصہ کو تاہ کرتا ہوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان صفات اربعہ کی تجلّی چمکی۔ لیکن بات بڑی غور طلب ہے کہ صحابہؓ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گذر چکے۔ بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے، وہ بھی صحابہ ہی میں داخل ہے۔ جو احمدؐ کے بروز کے ساتھ ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا: وَاٰخَرِينَ مِنهُم لَمَّا يَلحَقُوابِهِم۔ یعنی صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعود کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہ ہی ہو گی۔

اس آیت کے متعلق مفسّروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ منھُم کے لفظ سے پایا جاتا ہے کہ باطنی توجہ اور استفاضہ صحابہؓ ہی کی طرح ہو گا۔ صحابہؓ کی تربیّت ظاہری طور پر ہوئی تھی مگر اُن کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ وہ بھی رسُول اللہ ﷺ کی تربیت کے نیچے ہوں گے اس لئے سب علماء نے اس گروہ کا نام صحابہ (رضوان اللہ علیہم) ہی رکھا ہے۔

جیسے ان صفات اربعہ کا ظہور اُن صحابہؓ میں ہوا تھا ویسے ہی ضروری ہے کہ اٰخَرِینَ مِنھُم لَمَّا یَلحَقُوا بِھِم کی مصداق جماعت صحابہ میں بھی ہو۔ اب دیکھو کہ صحابہؓ کو بدر میں نصرت دی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ نصرت ایسے وقت میں دی گئی جبکہ تم تھوڑے تھے۔ اس بدر میں کفر کا خاتمہ ہو گیا۔ بدر پر ایسے عظیم الشان نشان کے اظہار میں آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی"۔

"...........چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا۔ اور وہ مَیں ہوں۔ جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیشگوئی تھی۔ جس کے لئے رسُول اللہ ﷺ نے سلام کہا۔ مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا تو دوکاندار، خود غرض کہا گیا۔ افسوس اُن پر جنہوں نے دیکھا اور نہ دیکھا، وقت پایا اور نہ پہچانا...........۔

اُس وقت رسُول اللہ ﷺ نے اپنی جگہ پر دعا کی۔ اَللّٰھم اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ لَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا۔ یعنی اے اللہ! اگر آج تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہ رہے گا۔

سُنو! مَیں بھی یقیناً اسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر والا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت تیار کر رہا ہے، وہی بدر اور اَذِلَّۃٌ کا لفظ موجود ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے کہ اسلام پر ذلت نہیں آئی؟ نہ سلطنتِ ظاہری میں شوکت ہے۔ ایک یورپ کی سلطنت مُنہ دکھاتی ہے تو بھاگ جاتے ہیں۔ اور کیا مجال ہے جو سر اُٹھائیں...........۔"

آہ میں تم کو کیونکر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے۔ دیکھو! میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے۔ اسلام پر ذلت کا وقت آچکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے چنانچہ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں اسلام کو براہین اور حجج ساطعه کے ساتھ تمام مِلّتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اُس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے...........۔"

یہ لوگ جب اس طرح سے اسلام کو ذلیل کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَاالذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْن قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ کس طرح پر اُس کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ خسوف و کسوف رمضان میں ہو گیا۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مہدی موجود نہ ہو اور یہ مہدی کا نشان پورا ہو جاوے...........۔"

"آنے والا آ گیا۔ اُن کی تکذیب اور شور و بکا سے کچھ نہ بگڑے گا۔ ان لوگوں کی ہمیشہ سے اسی طرح کی عادت رہی ہے۔ خدا کی باتیں سچّی ہیں اور وہ پُوری ہو کر رہتی ہیں۔ پس تم ان بد صحبتوں سے بچتے رہو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اسلام کی حقیقت اپنے اندر پیدا کرو۔" (ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۳)